20069- شرعی منگنی

سوال

اسلام میں منگنی کا مضموم کیا ہے؟
عام طور پر تو منگنی کی تقریب میں لڑکی اور لڑکا انگوٹھیوں کا تبادلہ کرتے ہیں، کیا شرعی طریقہ یہی ہے؟

پسندیدہ جواب

شریعت میں منگنی شادی کے پیغام کو کہتے ہیں:

کہ مرد عورت سے شادی کرنے کا پیغام دے، اور اہل علم کے ہاں شادی کرنے والے کے لیے منگنی کرنا مشروع ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم عورتوں کو اشارے کئے میں نکاح کا پیغام دو﴾۔ البقرة (235)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام دیا تھا اور ان سے منگنی کی تھی دیکھیں صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4793)۔

اور صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منگنی کی تھی۔ دیکھیں صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4830)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگنی کرنے والے کو اپنی منگیتر دیکھنے کی رغبت دلائی ہے، حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جب تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر اس سے نکاح میں رغبت دلانے والی چیز دیکھ سکے تو اسے ایسا کرنا چاہیے) سنن ابوداؤد کتاب النکاح حدیث نمبر (2082)
(علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ابوداؤد (1832) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

لیکن شریعت اسلامیہ میں منگنی کے لیے کوئی محدود چیز بیان نہیں کی گئی جو منگنی میں واجب ہوں، اور مسلمانوں میں جو کچھ منگنی کے نام سے کیا جا رہا ہے وہ سب عادات اور رسم و رواج ہیں جو منگنی کے اعلان اور خوشی میں منعقد کی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کو ہدیہ اور تحفے تحائف دیے جاتے ہیں جو کہ اصل میں مباح ہیں۔

لیکن منگنی میں وہ کام کرنے جائز نہیں جس کی شریعت نے ممانعت یا پھر اسے حرام کیا ہو، اسی ممنوعہ اور حرام میں منگنی کی انگوٹھی کا تبادلہ بھی شامل ہے جو کہ لڑکی اور لڑکا آپس میں ایک دوسرے کو پہناتے ہیں یا جسے بعض ممالک میں ڈبلہ کا نام دیا جاتا ہے، تو یہ ایسی تقالید اور رسم ہے جس میں مندرجہ ذیل شرعی مخالفت پائی جاتی ہیں:

اول: بعض لوگوں کا عقیدہ اور خیال ہے کہ ان انگوٹھیوں سے لڑکی اور لڑکے کے مابین محبت بڑھتی ہے اور خاوند اور بیوی کے تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے، ایسا اعتقاد رکھنا جاہلی اعتقاد ہے اور وہ تعلق ہے جس کی نہ تو کوئی حسی اور نہ ہی شرعی اصل اور دلیل ملتی ہے۔

دوم: اس رسم میں غیر مسلم یهود و نصاریٰ اور ہندوؤں وغیرہ سے مشابہت ہے، یہ کسی بھی دور میں مسلمانوں کی عادات میں شامل نہیں رہی اور نہ ہی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی مکمل طور پر پیروی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ گواہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے)

صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یهودی اور عیسائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اور کون؟ صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة حدیث نمبر (6889) صحیح مسلم حدیث نمبر کتاب اللباس (6723)۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جو بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے) سنن ابوداؤد کتاب اللباس حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (3401) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سوم: ایک دوسرے کو منگنی کی انگوٹھی پہنانا عادتاً نکاح سے پہلے ہوتا ہے، اور اس حالت میں لڑکے کے لیے اپنی گلیٹر کو انگوٹھی پہنانا جائز نہیں کیونکہ ابھی تک تو وہ اس سے اجنبی ہے اور اس کی بیوی نہیں بنی جس سے اس کا چھونا جائز ہو۔

آخر میں اس مسئلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام نقل کرتے ہوئے جواب ختم کرتے ہیں:

دلہ منگنی کی رسم یہ ایک انگوٹھی پہنانے کی رسم ہوتی ہے اور اصل میں صرف انگوٹھی میں تو کچھ نہیں لیکن جب اس میں اعتقاد شامل ہو جاتا ہے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ انگوٹھی پر دونوں طرف سے منگیتر لڑکے اور لڑکی کا نام لکھا جاتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے خاوند اور بیوی دونوں کے تعلقات میں مضبوطی پیدا ہوگی۔

تو اس حالت میں یہ پہننا حرام ہے، اس لیے کہ اس کا ایسی چیز سے تعلق ہے جو غیر شرعی ہے جس کی شرعی اور حسی طور پر کوئی اصل نہیں۔

اور اسی طرح یہ انگوٹھی رسم میں لڑکا اپنی گلیٹر کو خود اپنے ہاتھ سے پہناتا ہے جو کہ جائز نہیں اس لیے کہ وہ ابھی تک اس کی بیوی نہیں بنی بلکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہی ہے کیونکہ اس کی بیوی تو عقد نکاح کے بعد ہی بنے گی۔

دیکھیں: الفتاویٰ الجامعۃ للمرأة المسلمة (3/914-915)۔

واللہ اعلم۔